غیر مقلدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ حدیث میں یتیم تھے اور صرف اُنکو 17 حدیث یاد تھی اور یہ امام کے قول بطور دلیل پیش کرتے ہیں :

1) خطیب بن بغدادی کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئی امام عبد اللہ بن مُبارک کا قول کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ حدیث میں یتیم تھے۔

2) تاریخ ابنِ خلدون کا قول کتاب " تاریخ ابنِ خلدون " میں 17 احادیث یاد والا قول پیش کرتے ہیں -

امام اعظم ابو حنیفہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ

قافلہ حق، جولائی، اگست، ستمبر 2011ء

آج کے دور میں مخالفین کی روحانی نسل پھر سے امام اعظم ابو حنیفہ کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے اور ان کی بے داغ زندگی کو (العیاذ باللہ) داغدار ثابت کرنے کے لیے چند شبہات کو ہوا دینے کا منفی پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ہم ان شاء اللہ انتہائی مثبت انداز میں امام صاحب کے مناقب بھی بیان کریں گے اور آپ کی ذات پر کیے جانے والے اعتراضات کا دفاع بھی اس سلسلے میں اتحاد اہل السنت والجماعت پنڈی کے زیر اہتمام مورخہ 19 جون کو اسلام آباد میں ایک عظیم الشان سیمینار کا انعقاد ہو رہا ہے۔

اس کے اغراض ومقاصد میں جامع بات یہی ہے کہ فقہ اور فقہاء کی اہمیت کو بیان کرکے معاشرے میں مروج اور موجود ایسے تمام رسوم ورواج کو بالکل جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے جن سے علمی فتنے اور عملی فسادات رونما ہورہے ہیں۔ ہم مثبت انداز میں سیاست اور عسکریت سے بالکل الگ تھلگ اپنی علمی کاوشوں میں شب وروز مصروف ہیں۔ ہاں! البتہ اگر دین کے نام پر علمی اور اعتقادی فتنے دین ہی کو نقصان دینے کا سوچیں گے تو ہم اپنے اکابر کے نقش قدم پر ان کا بھرپور علمی انداز سے جواب پہلے بھی دیتے تھے، اب بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔باقی رہا ضد اور تعصب ...سیدھی سی بات ہے ہمارے پاس اس لاعلاج مرض کی کوئی دوا نہیں۔

قارئین ذی وقار! حرماں نصیب لوگوں نے امام صاحب کی شخصیت پر ویسے تو کئی "لام کاف" کہے ہیں اور اتہامات لگائے اور پھیلائے ہیں لیکن ان میں چند ایک کو مخالفین

بہت مضبوط سمجھتے ہیں۔ذیل میں اللہ کی توفیق سے ان شبہات کا جائزہ لیتے ہیں۔

خطیب بغدادی کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے امام عبداللہ بن مبارک کے قول کو پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

کان ابو حنیفة یتیماً فی الحدیث

تاریخ بغداد، خطیب ج 11 ص 292

کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں "یتیم" تھے۔ محمد یوسف جے پوری نے بھی اسی بات کو "قیام اللیل" کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حقیقۃ الفقہ 118

یتیما فی الحدیث کا کلمہ تنقیص اور جرح کے لیے نہیں بلکہ کلمہ مدح ہے کیونکہ محاورہ میں "یتیم" کے معنی یکتا، منفرد اور بے مثل کے بھی آتے ہیں۔ملاحظہ ہو!!!

کل شئ مفرد یعنی نظیرہ فھو یتیم یقال درۃ یتیمۃ۔

الصحاح امام جوہری ج 5 ص 342 ، مختار الصحاح امام رازی ج 1 ص 745 ، المعجم الوسط ج 2 ص 1063

ہر وہ اکیلی چیز جس کی مثال کمیاب ہو "یتیم" ہے جیسے کہا جاتا ہے درۃ یتیمۃ (نایاب موتی)

باقی امام عبداللہ بن مبارک تو امام ابو حنیفہ کے ایسے مداح ہیں کہ ان کی زبان مبارک سے امام صاحب کے بارے میں ہمیشہ مدح اور منقبت ہی صادر ہوئی ہے۔ مثلاً وہ خود فرماتے ہیں کہ

افقہ الناس ابو حنیفة ما رایت فی الفقہ مثلہ

تہذیب التہذیب لابن حجر ج 6 ص 559، 560

لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ ہیں، میں نے فقہ میں ان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

یہی امام عبدا اللہ بن مبارک یہ بھی فرماتے ہیں کہ

لولا ان اللہ تعالیٰ اغاثنی بابی حنیفۃ وسفیان کنت کسائر الناس

تہذیب التہذیب لابن حجر ج6ص559،560

اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان کے ذریعہ میری مدد نہ کرتا تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا۔

امام ابو حنیفہ کی مزید مدح کرتے ہوئے امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں:

ان کان الاثر قد عرف واحتیج الی الرائ ؛ فرای مالك وسفیان وابی حنیفة وابوحنیفه احسنهم وادقهم فطنة واغوصهم علی الفقه وهوافقه الثلاثة۔

تاریخ بغداد ج 11 ص 266

اگر اثر (حدیث) میں فقہ کی ضرورت پیش آئے تو اس میں امام مالک امام سفیان اور امام ابوحنیفہ کی رائے معتبر ہو گی۔ امام ابوحنیفہ ان سب میں عمدہ اور دقیق سمجھ کے مالک ہیں فقہ کی باریکیوں میں گہری نظر رکھنے والے اور تینوں میں بڑے فقیہ ہیں۔

بلکہ امام ابو حنیفہ پر ناز کرتے ہوئے عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ

ھاتوا فی العلماء مثل ابی حنیفۃ والا فدعونا ولا تعذبونا

مناقب موفق مکی ج2 ص 52

علماء میں امام ابوحنیفہ کی مثل لاؤ ورنہ ہمیں معاف رکھو اور کوفت نہ دو۔

ان کے علاوہ کئی اقوال امام صاحب کی منقبت وشان میں امام عبداللہ بن مبارک میں مختلف کتب میں پائے جاتے ہیں۔لہذا یتیما فی الحدیث سے جرح سمجھنا امام ابوبکر خطیب بغدادی کی غلطی ہے جسے مولف "حقیقۃ الفقہ" نے محض عناد کی وجہ پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ حافظ ابوالحسن احمد بن ایبک ابن الدمیاطی ؒم749ھ کو قول نقل کر دیاجائے جو اس امر میں کافی ہے ،فرماتے ہیں:

هذا بالمدح اشبه منه بالذم فان الناس قد قالوا درة يتيمة اذا كانت معدودة المثل وهذا اللفظ متداول للمدح لا نعلم احدا قال بخلاف . وقيل؛ يتيم دهره وفريد عصره وانما فهم الخطيب قصر عن ادراك مالا يجهله عوام الناس۔

المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ج2ص93

یتیما فی الحدیث کالفظ مدح کے زیادہ مشابہ ہے نہ کہ ذم کے کیونکہ عام طور پر جب کسی چیز کی مثالیں کم ملتی ہو تو لوگ "درۃ یتیمۃ "کالفظ بولتے رہتے ہیں اور یہ لفظ عام طور پر رائج ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے اس میں اختلاف کیاہو جیسا کہ یتیم دھر اور فرید عصر وغیرہ الفاظ بولے جاتے ہیں خطیب بغدادی کی فہم اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہی جس سے عوام بھی بے خبر نہیں۔

اس کے بعد قارئین ہم ایک مشہور اعتراض کی طرف آتے ہیں جو آج کل ہر ایرے غیرے کی تحریر اور تقریر میں سننے اور پڑھنے کو ملتا ہے کہ "تاریخ ابن خلدون میں ہے:

فابو حنیفة یقال بلغت روایة الی سبعة عشر حدیثاً

حقیقۃ الفقہ ص118 ؛ محمد یوسف غیرمقلد و دیگر کتب غیر مقلد

امام ابوحنیفہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ ان کو سترہ حدیثیں پہونچی ہیں۔"

اس کا جواب بہت واضح ہے کہ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون م808ھ نے کسی مجہول شخص کا قول نقل کیا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ خود لفظ "یقال" سے تعبیر کرنے میں اس کے ضعف اور باطل ہونے کی طرف اشارہ بھی کر دیا۔ بلکہ علامہ ابن خلدون نے اس کا یوں رد فرمایا ہے کہ

وقد تقول بعض المبغضین المتعسفین الی ان منهم من کان قلیل البضاعة فی الحدیث فلهذا قلت روایته ولا سبیل الی هذا المعتقد فی کبار الائمة لان الشریعة انما توخذ من الکتاب والسنة۔

تاریخ ابن خلدون ج1ص666

بغض سے بھرے اور تعصب میں ڈوبے لوگوں نے بعض ائمہ کرام پر یہ الزام لگایا ہے کہ ان کے پاس حدیث کا سرمایہ بہت کم تھا اسی وجہ سے ان کی روایتیں بہت کم ہیں ۔کبار ائمہ کی شان میں اس قسم کی بدگمانی رکھنے کی کوئی معقول وجہ نہیں کیونکہ شریعت قرآن وحدیث سے لی جاتی ہے۔

اس صراحت سے معلوم ہوا کہ سترہ حدیثیں روایت کرنے کا الزام وغیرہ محض کسی متعصبین کا تعصب ہے ، ائمہ حضرات کے دامن اس جیسے الزام سے پاک ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صحیح راویات واسانید سے مروی خبار وآثار بیان کردیے جائیں جن سے امام صاحب کی حدیث میں وسعت اطلاع ،وفور علم اور جلالت شان معلوم ہو۔ چنانچہ

1: امام ابوعبداللہ الصیمری اور امام موفق بن احمد مکی نے اپنی سند سے امام حسن بن صالح سے روایت کیا ہے: امام ابوحنیفہ ناسخ منسوخ احادیث کے پہچان میں بہت ماہر تھے۔ حدیث جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے اصحاب سے ثابت ہو تو اس پر عمل کرتے تھے اور اہل کوفہ (جو اس وقت حدیث کا مرکز تھا) کی احادیث کے عارف تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کے حافظ تھے۔

اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص 11، مناقب موفق مکی ج 1 ص98

2: امام موفق مکی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام ابویوسف فرماتے ہیں: (امام ابو حنیفہ کے قول کی تقویت میں) کبھی مجھے دواحادیث ملتیں اور کبھی تین میں انہیں امام صاحب کے پاس لاتا تو آپ بعض کو قبول کرتے بعض کو نہیں اور فرماتے کہ یہ حدیث صحیح نہیں یا معروف نہیں، تو میں عرض کرتا حضرت آپ کو کیسے پتا چلا؟ تو فرماتے کہ میں اہل کوفہ کے علم کو جانتا ہوں۔

مناقب موفق مکی ج 2 ص151، مناقب کردری ج2 ص103

3: امام یحیٰ بن نصر بن حاجب فرماتے ہیں: میں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کا گھر کتابوں سے بھرا ہوا تھا میں نے عرض کی یہ کیا ہیں؟ فرمایا: یہ ساری احادیث ہیں، میں ان سے وہ بیان کرتا ہوں جس سے عوام کو نفع ہو۔

مناقب ابی حنیفہ للنیسا بوری بحوالہ مناقب کردری ج1 ص151 ، مسند ابی حنیفہ لابی نعیم بحوالہ الجواہر المنیفہ للزیدی ص 31 مناقب موفق مکی ج1 ص95

4: امام حافظ اسماعیل العجلونی الشافعی م1162ھ فرماتے ہیں: (ابوحنیفہ) فھورضی اللہ عنہ حافظ حجۃ فقیہ۔ عقد الجوہر الثمین للعجلونی ص4

قارئین آپ اندازہ فرمائیں کہ اس قول میں امام صاحب کو حافظ اور حجت کہا گیا حافظ ایک لاکھ احادیث کی سند و متن اور احوال رواۃ کے جاننے والے کو کہتے ہیں اور حجۃ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ کو کہتے ہیں۔

قواعد فی علوم الحدیث ؛عثمانی ص29

5: امام محمد بن سماع فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی تمام تصانیف میں ستر ہزار سے کچھ اوپر احادیث ذکر کی ہیں اوراپنی کتاب الآثار چالیس ہزار احادیث سے انتخاب کر کے لکھی ہے۔

مناقب کردری ج1 ص151 ، ذیل الجواہر المضیئہ ؛ملا علی القاری ج2 ص 474

امام اعظم پر قلت حدیث کا الزام غلط محض ہے آپ کثیر الحدیث تھے اور اصطلاح محدثین میں حافظ وحجت تھے۔رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ ہم ان شاء اللہ امام اعظم کی تعلیمات کو اپنائیں گے بھی اور اس کے خلاف ہونے والے بے جا گھناؤنے پروپیگنڈے کا علمی سد باب بھی کریں گے اور ہم اس کے لیے پر عزم ہیں کہ وطن عزیز میں فقہ حنفی کو نافذ کیا جائے اگر ہمیں اس کے لیے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنی پڑی تو ہم اس کو اپنے لیے سعادت سمجھیں گے۔اللہ تعالی ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے اور روز قیامت اپنے امام ابو حنیفہ کی معیت اور صحابہ کرام کی پیروی میں بہشت کے ان اعلی درجات میں جگہ عطا فرمائے جہاں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف نصیب ہو... آمین والسلام

محمد الیاس گھمن